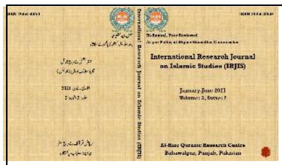

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

عقد استصناع کی اسلامی بینکوں میں رائج صورتیں اور ان کا شرعی حکم

Types of the contract of istasna prevalent in Islamic banks and their Shariah ruling

1. Hafiz Hamid Mehmood Al-Khizri,
Ph.D Scholar, Department Of Islamic And Arabic Studies,
University of Sargodha, Punjab, Pakistan
Email: hamidmahmood8040@gmail.com

2. Sana ur Rehman,
Lecturer, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Punjab, Pakistan
Email: sana.rehman@ais.uol.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-8764-3476

To cite this article: Hafiz Hamid Mehmood Al-Khizri and Sana ur Rehman. 2022. "عقد استصناع کی اسلامی بینکوں میں رائج صورتیں اور ان کا شرعی حکم: Types of the contract of istasna prevalent in Islamic banks and their Shariah ruling". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 212-219.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 212-219
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-16/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u16
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	10 June 2022

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

A manufacturing contract is an agreement in which a person orders another person to manufacture goods for a customer. It includes both a person's obligations and the various details such as the length of the agreement and the price and payment terms. Keeping in view, the necessities of human beings It is allowed. The Holy Prophet (PBUH) also ordered to manufacture a pulpit or stage and a ring for himself. Some general selling conditions are also applied in manufacturing but some conditions are different in selling goods, which should be kept in view of the manufacturing agreement. For example, in contract manufacturing, payment of the price is not necessary to pay in advance, it can be paid while receiving an order or it is also permissible to pay in installments. There are also some flaws or shortcomings in the process of manufacturing but the right method is that the thing should be

taken into custody before selling in the market. The customer should not hire any lawyer or agent. There should not be any interlink between the two agreements in balanced manufacturing.

Keywords: Types of contract, istasna, Islamic banks, Shariah, Ruling

عقد استصناع سے مراد ایک انسان کسی دوسرے کو مخصوص رقم کے عوض معینہ اقسام اور صفات پر مشتمل کسی ایسی چیز بنانے کا آرڈر دے جو ابھی تیار نہیں۔ انسانی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی اجازت دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی انگوٹھی اور منبر بنوانے کا حکم دیا۔ استصناع پر بیع کی عمومی شرائط لاگو ہوتی ہیں لیکن چند اہم شرائط ایسے بھی ہیں جو بیع سے ہٹ کر ہیں ان کا استصناع کے معاہدے میں خیال رکھنا ضروری ہے مثلاً عقد استصناع میں قیمت کی پیشگی ادائیگی ضروری نہیں، بلکہ پیشگی بھی دی جاسکتی ہے اور چیز لیتے وقت یا اس کے بعد بھی ادا کی جاسکتی ہے اور اقساط میں ادا کرنا بھی جائز ہے۔ وغیرہ

استصناع میں کچھ قباحتیں بھی ہیں لیکن اس کا صحیح طریقہ کار یہ ہے کہ چیز کو مارکیٹ میں بیچنے سے پہلے اپنے قبضے میں لیا جائے۔ صارف کو وکیل اور ایجنٹ مقرر نہ کیا جائے۔ استصناع متوازی میں دونوں معاہدوں میں کوئی باہمی ربط نہیں ہونا چاہیے۔

استصناع (Manufacturing Contract) کی صورت:

استصناع سے مراد 'آرڈر پر کوئی چیز تیار کروانا"

فقہاء کی اصطلاح میں استصناع سے مراد: "ایک انسان کسی دوسرے کو مخصوص رقم کے عوض معینہ اقسام اور صفات پر مشتمل کسی ایسی چیز بنانے کا آرڈر دے جو ابھی تیار نہیں۔"

1. استصناع اور عام بیع میں فرق:

عام بیع اور استصناع میں جو بنیادی فرق ہے وہ یہ کہ اگرچہ استصناع میں بھی خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن نوعیت کے لحاظ سے اور شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مسئلہ بیع سے قدرے مختلف ہے کیونکہ بیع کی جو بنیادی شرط شریعت نے متعین کی ہے وہ یہ کہ "لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ"[1] "ایسی چیز مت بیچو جو تمہارے پاس موجود نہیں۔" استصناع کے مسئلہ کو اگر بیع کی نوعیت سے دیکھا جائے تو مطلب یہ ہوا کہ آرڈر پر مال تیار کرانا جائز نہ ہوا کیونکہ چیز تیار کرنے والا ایسی چیز فروخت کر رہا ہے اور ایسی چیز پر معاہدہ کر رہا ہے جو ابھی کسی کی بھی ملکیت میں نہیں بلکہ سرے سے معدوم ہے۔ لیکن شریعت مطہرہ چونکہ لوگوں کی آسانی کے لیے نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ [2]

"اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں۔"

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ (3) [3]

"(اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔"

لوگوں کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس قسم کے معاہدات کو عمومی احکام سے چند صورتوں میں الگ کر کے استثنائی طور پر ان کی اجازت مرحمت فرمادی گئی تا کہ لوگ تنگی اور تکلیف میں مبتلا نہ ہوں۔

---

[1] Tirmidhi, Al-sunan, Kitab-ul-Buyu, Chapter Ma Ja'a Fee Karyati Baiay Maa Laisa Indaka Hadith: 1232, Dar-ul-Salam, 1996,.

[2] Al-Quran, Al-Baqra: 185

[3] Al-Quran, Al Haj: 78

2. وہ ضروریات جن کے پیش نظر عقد استصناع کی اجازت دی گئی:

1. بیچنے اور بنانے والے کا فائدہ: کہ اس کو بنانے کی قیمت وصول ہوتی ہے۔ اور چیز بننے سے پہلے ہی اس کا گاہک موجود ہوتا ہے اور مینوفیکچرر اگر بیع و شراء کرے گا تو ممکن ہے وہ چیز اس سے بکے گی یا نہیں یا جلدی بک جائے یا دیر سے۔ پھر اس کی مارکیٹنگ کی ضرورت پڑے گی۔ لہٰذا یہاں شریعت نے صانع کا فائدہ بھی ملحوظ رکھا ہے۔
2. خریدار کا فائدہ: خریدار اپنی مرضی اور منشا کے مطابق چیز تیار کرواسکتا ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ جو چیز مارکیٹ میں موجود ہے وہ اس کی ضرورت ٹھیک طرح سے پوری نہ کرتی ہو، لہٰذا اس معاہدہ کے ذریعہ وہ اپنی مرضی کی چیز تیار کرواسکتا ہے۔
3. دیگر اقتصادی فوائد: شیخ مصطفی زرقانے ان اقتصادی فوائد کی جانب اشارہ فرمایا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ: "بہت سے ایسے سامان اور چیزیں ہوتی ہیں جن کا اس وقت تک بنانا ناممکن ہوتا ہے جب تک ان کا کوئی خریدار نہ مل جائے، جیسے مختلف مواصفات و خصوصیات پر مبنی مخصوص جگہ پر گھر اور عمارت کی تعمیر ہے، یا مختلف خصوصیات کا حامل پل مخصوص مقام پر تعمیر کرانا، یا پٹرولیم ریفائنری (Petroleum Refinery) لگوانا، اس کا ناممکن ہونا بسااوقات قدرتی ہوتا ہے، جیسے صفات کی خصوصیات کا اختلاف جو کہ خریداروں کے مزاج کے اختلاف کے سبب ہوتا ہے۔ یا پھر اس کے ناممکن ہونے کی وجہ مالیاتی ہوتی ہے کہ بنوائی جانے والی چیز اتنی مہنگی ہوتی ہے کہ اس پر لاگت (Cost) بہت زیادہ آتی ہے اور تیار کرنے والا اسے بغیر آرڈر کے تیار نہیں کرتا کہ اگر کرلیا تو بکے یا نہیں؟"[4]

3. استصناع کے جواز کے دلائل:

قرآن مجید سے دلیل:

بعض اہل علم نے قرآن مجید کی آیت:

فَهَلۡ نَجۡعَلُ لَكَ خَرۡجًا عَلَىٰٓ أَن تَجۡعَلَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمۡ سَدًّا [5]

"کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کردیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادیں۔"

سے استصناع کے جواز کی دلیل لی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت میں لفظ "خَرۡجًا" کی تفسیر "أَجۡرًا عَظِيمًا" یعنی بہت بڑا معاوضہ کی گئی ہے۔ اس آیت میں قرآن مجید نے اس قسم کے معاہدہ کے صحیح ہونے کی رہنمائی کی ہے۔

حدیث سے دلیل:

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انگوٹھی بنوانے کا حکم دیا۔ جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے امراء عجم کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا گیا کہ امراء عجم ان خطوط کو قبول نہیں کرتے جس پر مہر نہ لگی ہو، "فاصطنع خاتما." "تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک انگوٹھی بنوانے کا حکم دیا۔"[6]

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا آرڈر پر منبر بنوانا: حدیث میں ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری عورت سے کہا کہ:

"أرسل رسول الله ﷺ إلى فلانة. امرأة من الأنصار قد سماها سهل: "مري غلامك النجار أن يعمل لي أعوادا أجلس عليهن إذا كلمت الناس، فأمرته. "

---

[4] Mustafa Zarqa, Al Istisnaa, Dar-ul-Kutb Al Ilmiya, Beiroot, P : 12.
[5] Al-Quran, Al Kahaf : 94.
[6] Bukhari, Al-Jame Al Sahih, Kitab-al-Libas, Chapter Itikhazil Khatam, Hadith : 5875, Dar-ul-Salam, Al Riyaz, 1996.

"تم اپنے بڑھئی لڑکے کو حکم دو کہ وہ میرے واسطے ایسی لکڑیاں بنادے کہ جب میں لوگوں سے مخاطب ہوں تو اس پر بیٹھوں، چنانچہ اس عورت نے اس لڑکے کو اس کے بنانے کا حکم دیا......"[7]

نیز ان دلائل کے علاوہ زمانہ اول سے لوگ اس طرح کے معاملات کرتے آئے ہیں کہ گھر، چپلیں اور دیگر ضروریات کی اشیاء آرڈر پر بنواتے رہے ہیں۔ لہٰذا اس بنا پر بعض اہل علم نے عملی طور پر ایسے معاملات کے جواز پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔

4. استصناع کے معاہدہ کی صحت کے لیے متعین کردہ شرعی شرائط:

استصناع پر بالعموم بیع کی عمومی شرائط لاگو ہوتی ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ چند اہم شرائط ایسی ہیں جو بیع سے ہٹ کر ہیں ان کا استصناع کے معاہدے میں خیال رکھا جانا ضروری ہے۔

پہلی شرط:...... جس چیز کا آرڈر دیا جا رہا ہے وہ معاشرے میں رائج ہو اور لوگ اسے تیار کرواتے ہوں کیونکہ اس معاہدے کو بیع معدوم سے مستثنیٰ ہی اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ اس کی صورت وماہیت اور خصوصیات کا لوگوں کو علم ہوتا ہے جس کے سبب جہالت اور غرر کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

دوسری شرط:...... آرڈر پر تیار کرائے جانے والی چیز کی تمام جملہ خصوصیات کا معاہدہ کے وقت مکمل تعین کر لیا جائے اور ہر اس شق سے بچا جائے جس سے معاہدہ متنازع ہونے کا خدشہ ہو۔

تیسری شرط:...... بعض فقہاء نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ عقد استصناع کرتے وقت معاہدہ میں وقت کا تعین نہ کیا جائے اگر وقت کا تعین کیا گیا تو وہ چیز استصناع سے نکل کر بیع سلم میں داخل ہو جائے گی اور اس پر سلم کے احکامات لاگو ہوں گے نہ کہ استصناع کے۔

لیکن معاصر محققین کے نزدیک یہ شرط قابل اعتبار نہیں کیونکہ اگر وقت کا تعین نہ کیا گیا تو تنازع کی صورت باقی رہے گی لہٰذا وقت کا تعین ضروری ہے تاکہ تنازعہ سے بچا جا سکے۔

مجمع فقہ اسلامی جدہ کی جانب سے استصناع کے حوالے سے متعین کردہ چند ضابطے:

۱: عقد استصناع کے معاہدہ میں اگر مطلوبہ شرائط، ارکان، چیز کا معیار، اس کی تیاری کی مدت معین ہو تو طرفین یعنی بینک اور صارف کے لیے اس معاہدے کی پاسداری لازم ہو جاتی ہے۔ فریقین میں سے کوئی بھی اس سے انحراف نہیں کر سکتا۔

۲: صارف کے لیے ضروری ہے کہ وہ مطلوبہ چیز کی جنس کا معاہدہ کے وقت تعین کرے اور اس کی سپردگی کا وقت بھی متعین کرے۔

۳: عقد استصناع میں قیمت پیشگی بھی دی جا سکتی ہے اور قسطوں کی صورت میں بھی۔

۴: استصناع کے معاہدہ میں فریقین کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ معاہدے کی شق میں اس شرط کا تذکرہ کر دیں گے کہ تاخیر کی بظاہر صورت کوئی وجہ نہ ہونے کے باوجود اگر بینک یا صانع نے مقررہ وقت پر چیز تیار کر کے نہ دی تو اس کی کیا سزا ہوگی؟

5. عقد استصناع میں درج ذیل معاملات جائز ہیں:

1. عقد استصناع میں قیمت کی پیشگی ادائیگی ضروری نہیں، بلکہ پیشگی بھی دی جا سکتی ہے اور چیز لیتے وقت یا اس کے بعد بھی ادا کی جا سکتی ہے اور اقساط میں ادا کرنا بھی جائز ہے۔
2. استصناع میں یہ ضروری نہیں کہ مطلوبہ چیز معاہدہ طے ہونے کے بعد ہی بنائی جائے۔ بلکہ اگر کسی کمپنی یا فرد نے کسی سے استصناع کا معاہدہ کیا اور وہ کمپنی یا فرد مطلوبہ کوالٹی اور صفات کی حامل چیز لے آئے تو یہ بھی عقد استصناع ہی ہوگا۔ لیکن اس میں یہ ضروری ہے کہ وہ چیز بعینہٖ ان تمام شرائط پر پوری اترتی ہو جو خریدار نے معاہدہ میں ذکر کی تھیں۔

---

[7] Bukhari, Al-Jame Al Sahih, Kitab-ul-Jummah, Chapter Al-Khutba Ala-al-Minbar, Hadith : 377.

6. کیا استصناع کا معاہدہ کرنے والی کمپنی وہ کام کسی اور سے کرواسکتی ہے؟

اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ بطور مثال A نامی کمپنی سے صارف نے معاہدہ کیا کہ میں آپ سے گھر کا فرنیچر جو ان صفات کا حامل ہو بنوانا چاہتا ہوں اس کمپنی نے آرڈر تو لے لیا لیکن وہ کام بعد میں اپنا تھوڑا منافع رکھ کر کسی اور کو دے دیا کہ اس معیار کا حامل فرنیچر تیار کر دو تو کیا ایسا کرنا اس کمپنی کے لیے جائز ہے؟

اس مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے فقہاء نے اس مسئلہ کو اجارہ کے مسئلہ سے تشبیہ دی ہے۔ ایک شخص کسی کو اجرت اور مزدوری پر کوئی کام کرنے کو دیتا ہے کہ اتنے پیسے لے لو اور میرا گھر تعمیر کر دو یا پھر کسی کو ٹھیکے پر مخصوص صفات کی حامل دیوار بنانے کی ذمہ داری دیتا ہے تو اس ٹھیکہ دار یا اجیر نے انہی پیسوں میں یا ان سے کچھ زیادہ یا کم میں وہ کام آگے کسی اور کے سپرد کر دیا تو فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ تیسرا شخص انہی صفات کی حامل چیز تیار کرے جس کا آرڈر دیا گیا ہے کیونکہ یہاں مطلوب کام ہے نہ کہ فرد لیکن یہاں ذمہ داری اسی ٹھیکہ دار یا اجیر پر ہوگی جس سے صارف نے معاہدہ کیا ہے۔ اس مسئلہ کے جواز سے اہل علم نے دو مسائل کو مستثنیٰ کیا ہے۔

پہلا مسئلہ:...... اگر صارف معاہدہ میں یہ شرط لگاتا ہے کہ یہ چیز آپ ہی نے بنانی ہے یا پھر آپ کے پاس کام کرنے والے فلاں شخص نے تیار کرنی ہے تو یہاں کمپنی کو پاسدار کرنا ضروری ہے کسی اور کو وہ کام نہیں دے سکتی۔

دوسرا مسئلہ:...... تیار کنندہ کی شہرت اور اہلیت کو دیکھتے ہوئے آرڈر دیا گیا ہو۔ جیسے کسی مشہور ڈیزائنر کو اس کی کام میں مہارت یا کسی مشہور انجینئر کو اس کی اہلیت کے باعث کام دیا جائے اور اسے مارکیٹ ویلیو سے بڑھ کر قیمت بھی ادا کی جائے، کیونکہ اس کی بنائی گئی چیزیں پائیدار ہوتی ہیں اور ڈیزائن بہترین ہوتے ہیں۔ اس صورت میں بھی وہ فرد یا کمپنی یہ آرڈر کسی اور کو نہیں دے سکتی اسے خود ہی تیار کرنا پڑے گا ورنہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہوگی۔

7. عقد استصناع کا معاہدہ کب لازم ہوتا ہے؟

اس کا مطلب یہ کہ جیسا کہ بیع میں فریقین کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ معاہدہ کی مجلس میں سودا منسوخ کرنا چاہتے ہیں تو شریعت نے انہیں اختیار دیا ہے کہ وہ معاہدہ منسوخ کر سکتے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں، پھر فرمایا اگر دنوں سچ بولیں اور صاف صاف بیان کریں تو دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان دونوں کی بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی۔"[8]

اور عام بیع میں خیار الشرط[9] کا ضابطہ بھی لاگو ہوتا ہے؟ تو کیا عقد استصناع کا بھی یہی معاملہ ہے کہ اس میں خیار المجلس اور خیار الشرط کا ضابطہ بیع کی طرح ہی لاگو ہوگا یا اس معاہدہ کے لاگو ہونے کی کوئی اور صورت ہے؟

عہد عثمانی میں لکھے جانے والے قوانین کے مجموعہ "مجلۃ الأحكام العدلیۃ" میں شق نمبر 392 کے تحت لکھا ہے کہ: "استصناع میں فریقین معاہدہ کے وقت یعنی معاہدہ مکمل ہونے کے فوراً بعد سے چیز کے سپرد کرنے تک اس معاہدے کے پابند ہو جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دوسرے فریق کی مرضی کے بغیر یہ معاہدہ ختم نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر مطلوبہ چیز مطلوبہ آرڈر کے مطابق تیار نہ کی گئی تو اس صورت میں صارف کو اس معاہدہ کی منسوخی کا اختیار ہوگا۔"

---

[8] Bukhari, Al-Jame Al Sahih, Kitab-ul-Buyu, Chapter Iza Bayi'nal Bayi'aan wa lum yaktuma Wa Nasaha, Hadith : 2079.

[9] خیار الشرط یا خیار الرؤیہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی خریدار معاہدہ کے وقت فروخت کنندہ سے یہ شرط طے کر لے کہ میں یہ چیز اس شرط پر خرید تا ہوں کہ چیز دیکھنے کے بعد اس میں کوئی کمی بیشی پائی گئی تو معاہدہ ختم کر دوں گا۔

مجمع فقہ اسلامی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔کیونکہ معاملات اس کے بغیر سلجھ نہیں سکتے۔بالخصوص عصر حاضر میں تو بڑی مہنگی چیزیں بحری جہاز، پل، ہوائی جہاز، ٹرینیں وغیرہ آرڈر پر تیار کرائی جاتی ہیں۔اگر چیز کی تیاری تک فریقین کو معاہدہ منسوخی کا اختیار دیا گیا تو اس سے عظیم منفی اثرات جنم لیں گے۔جس کے پیش نظر اس معاہدہ کو وقت انعقاد سے ہی عقد لازم سمجھا جانا ضروری ہے۔لیکن بعض اہل علم نے ایسی چیزیں جو اتنی بھاری مالیت کی نہیں ہوتیں جیسے جوتے، کپڑے وغیرہ ہیں تو اس کم قیمت چیزوں میں خیار الرؤیہ (چیز کے دیکھنے تک معاہدہ کو موقوف کرنا) کی شرط کا اعتبار کیا ہے۔

8. استصناع اور سلم میں بنیادی فرق

(۱)......استصناع کا معاہدہ صرف ان چیزوں میں ہوتا ہے جن کے تیار کرنے کی ضرورت ہو جبکہ سلم سب چیزوں میں ہو سکتی ہے خواہ انہیں تیار کرنے کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔

(۲)......سلم میں قیمت پیشگی ادا کرنا ضروری ہوتا ہے جبکہ استصناع میں قیمت پیشگی بھی ادا کی جاسکتی ہے اور قسطوں میں بھی یا بعد میں بھی۔

9. اسلامی بینکوں میں رائج استصناع

اسلامی بینک استصناع (Manufacturing Contract) کی بنیاد پر دو طرح کے معاہدے کرتے ہیں۔

پہلی صورت

بحیثیت خریدار استصناع کا معاہدہ: جو شخص بینک یا مالیاتی ادارے سے رقم کے حصول کی خواہش رکھتا ہے اور وہ مینوفیکچرر ہے تو بینک مالیاتی ادارہ بحیثیت خریدار اس کے ساتھ استصناع کا معاہدہ کرتے ہیں۔

جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بینک مینوفیکچرر کو یہ آرڈر دیتا ہے کہ وہ اس کے لیے ان صفات کی حامل چیز تیار کر دے۔اس ضمن میں بینک کی جانب سے جو پیشگی رقم دی جاتی ہے اسے پیشگی قیمت تصور کیا جاتا ہے۔مطلوبہ چیز تیار ہونے کے بعد بینک اس کو منافع پر مارکیٹ میں فروخت کرتا ہے۔

ایک شرعی قباحت:

مذکورہ طریقہ کار میں اگر بینک خود فروخت کرنے کی بجائے اسی مینوفیکچرر سے معاہدہ کرلے کہ وہ بینک کا ایجنٹ بن کر اس چیز کو مخصوص منافع کے ساتھ فروخت کرکے رقم بینک کے حوالے کرے تو ایسا کرنا شرعی نقطہ نظر سے جائز نہیں۔چاہے یہ چیز ضبط تحریر میں لائی گئی ہو یا ذہن میں ہو۔کیونکہ اس صورت میں بینک کا کردار محض ایک مالیاتی ثالثی کارہ جاتا ہے۔جس کے ذریعہ وہ نفع حاصل کرتا ہے۔اور یہ عمل رقم کے لین دین پر نفع حاصل کرنے کے مترادف ہے اور سود سے مشابہ ہے لہٰذا یہ جائز نہیں۔

دوسری صورت

جن صارفین کو گھر، آلات، یا مشینری وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔بینک انہیں طے شدہ صفات کے آلات، گھر اور مشینری فراہم کرنے کا معاہدہ کرتا ہے اور صارف سے قیمت اقساط میں وصول کرتا ہے۔یہاں واضح رہے کہ یہ ضروری نہیں کہ بینک وہ چیز یا آلات خود ہی تیار کرے بلکہ وہ متوازی استصناع کے معاہدے کے ذریعہ کسی تیسرے فریق سے بھی وہ چیز تیار کروا سکتا ہے۔لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ دونوں معاہدوں میں کوئی باہمی ربط نہیں ہونا چاہیے اور شرعی نقطہ نگاہ سے کلائنٹ کو ایجنٹ مقرر کرنا یا اسے کام کی نگرانی سونپنا بھی صحیح نہیں۔

علامہ محمد سلیمان اشقر فرماتے ہیں: ”استصناع متوازی میں دونوں معاہدوں کے باہمی ربط یا خریدار کو متوازی استصناع کے معاہدے کا وکیل بنانے یا اس پر قبضہ کرنے یا تعمیر کی نگرانی کرنے یا کوئی ایسا کردار سونپنے جس سے بینک کا کردار سکڑ کر صرف

رقم کے لین دین پر نفع حاصل کرنے تک محدود ہو جائے سے پرہیز کرنا چاہیے۔[10]

10. اسلامی بینکوں میں مینوفیکچرنگ کا طریقہ کار

(۱)......صارف بینک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ بینک اس کے لیے ایک بلڈنگ تیار کرے۔ اس ضمن میں وہ بینک کو ایک درخواست بھی پیش کرتا ہے جس میں اس بلڈنگ کی صفات، خصوصیات اور نقشہ وغیرہ ملحق ہوتے ہیں۔

(۲)......درخواست کے ساتھ صارف ٹوکن منی کے طور پر کچھ رقم بھی بینک کو جمع کراتا ہے، ضمانت اور ادائیگی کا طریقہ کار (کہ آیا یک مشت کرنی ہے یا قسطوں میں) طے کرتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ فیزیبلٹی رپورٹ بھی جمع کراتا ہے۔

(۳)......بینک فزیبلٹی رپورٹ کا ماہرین کے ساتھ جائزہ لیتا ہے۔

(۴)......اگر بینک صارف کی اس پیشکش سے مطمئن ہے تو وہ اس سے فائنانس کے حوالے سے آخری ڈاکومیٹشن پیش کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور ضروری ضمانتیں فراہم کرنے کا کہتا ہے۔

(۵)...... حتمی اتفاق کے بعد صارف اور بینک کے درمیان مینوفیکچرنگ معاہدہ پر دستخط ہوتے ہیں جس میں طرفین کے لیے معاہدے کی ضروری پابندیوں کا ذکر ہوتا ہے۔

11. معاہدے کے اہم ترین مشتملات مندرجہ ذیل ہیں:

بینک کی طرف سے صارف کے لیے تعمیر کی جانے والی بلڈنگ کی قیمت، سپردگی کا وقت، ادائیگی کا دورانیہ، معینہ قسط کی مدت ایڈوانس قیمت کی ادائیگی کی صورت میں رقم کا تعین۔

(۶)......جب صارف اور بینک کے درمیان استصناع کا معاہدہ طے پایا جاتا ہے تو بینک اسٹیٹ ایجنٹ سے اس پروجیکٹ پر عمل درآمدی کا معاہدہ کرتا ہے۔ اسے عموماً متوازی استصناع کا معاہدہ کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ بلڈنگ کوئی تیسرا فریق تعمیر کرے گا جس کو بینک نے منتخب کیا ہے۔

پاکستان کے اسلامی بینکوں میں بھی عموماً یہی طریقہ کار رائج ہے۔ چنانچہ پاکستان کے معروف اسلامی بینک میزان نے استصناع معاہدے میں جو مراحل ذکر کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(۱)......صارف اور ایم بی ایل (M B L) استصناع کا معاہدہ کرتے ہیں جس میں ایم بی ایل اپنے کلائنٹ کو آرڈر دیتا ہے کہ وہ ایک مخصوص سامان / چیز بینک کے لیے تیار کرے جس کی اسے کیش یا اقساط میں پیشگی قیمت ادا کی جاتی ہے۔

(۲)......سامان کی تیاری کے بعد کلائنٹ بینک کو سامان پہنچا دیتا ہے۔

(۳)......سامان وصول کرنے کے بعد بینک اسے مارکیٹ میں براہ راست یا کسی ایجنٹ کے ذریعے فروخت کر دیتا ہے۔ مذکورہ طریقہ کار کو تصویر میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی بینکوں میں رائج استصناع کے طریقہ کار اور صورتوں کا جائزہ لینے کے بعد جو بنیادی باتیں سامنے آتی ہیں وہ یہ کہ اسلامی بینکوں کی یہ پراڈکٹ بھی سقم اور شرعی قباحتوں سے خالی نہیں ہے۔ جس کی نشاندہی ذیل میں کی جاتی ہے۔

۱:......بینک کا تیار کرائی جانے والی چیز کو قبضہ میں نہ لینا۔

۲:......صارف کو ہی وکیل مقرر کرنا۔

---

[10] Hafiz Zulfiqar Ali, Dor-e-Hazir K Mali Muamlaat ka Shari Hukum, Abu Huraira Acadimi, 37-Kareem Block, Lahore, P : 199.

اس طریقہ سے واضح ہوتا ہے کہ بینک محض ایک مالیاتی ثالثی کے فرائض انجام دیتا ہے حقیقی کاروبار میں حصہ نہیں ڈالتا جس سے بینک کا کردار رقم کے لین دین پر نفع حاصل کرنے تک محدود ہو جاتا ہے اس لیے یہ جائز نہیں۔

12. صحیح طریقہ کار

شرعی روسے اس معاہدہ کو صحیح کرنے کے لیے اسلامی بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مینوفیکچرنگ معاہدوں سے شرعی قباحتوں کو دور کریں۔

۱:......چیز کو مارکیٹ میں بیچنے سے پہلے اپنے قبضے میں لیا جائے۔

۲:......صارف کو وکیل اور ایجنٹ مقرر نہ کیا جائے۔

۳:......استصناع متوازی میں دونوں معاہدوں میں کوئی باہمی ربط نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین حنیف کی سربلندی کے لیے کوشاں رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے معاشی نظام کو شرعی خطوط پر استوار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)